رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ۔

ایڈیٹر قاسم علی احمدی

# فاروق

قادیان

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷۔۱۴۔۲۱۔۲۸۔

جلد ۲۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۱ فروری ۱۹۳۶ء | نمبر ۴۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت سندھ سے آمدہ اطلاعات سے بفضلہٖ خدا بہت اچھی ہے۔ حضور ۱۸ فروری سے رونق افروز کراچی ہیں۔

(۲) اخویم ڈاکٹر فضل الدین صاحب احمدی آف کمپالا (افریقہ) چار ماہ کی رخصت دارالامان میں گذار کر یکم فروری کو دیگر مبلغین بیرونی ممالک کی معیت میں واپس تشریف لے گئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ اور آپ کی تبلیغی سرگرمیوں میں بیش از پیش کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

(۳) مکرمی میجر ڈاکٹر سید حبیب اللہ شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل راولپنڈی سے تبدیل ہو کر ملتان جا رہی ہیں۔ میجر صاحب موصوف جو اُمنگ ٹائم میں قادیان تشریف لائے اور ۲۵ فروری کو انشاء اللہ ملتان کیلئے روانہ ہو کر سنٹرل جیل ملتان کا چارج لینگے۔ خدا ان کا حافظ

## در بند کیجئے گا نہ رحمت کے باب کا

یارب علاج ہو مرے اس اضطراب کا
کب تک رہے گا پیش یہ منظر کباب کا

پہلو بدل بدل کے گذرتی ہے ہر گھڑی
واقف نہیں کوئی مرے حالِ خراب کا

بچپن کے دن گئے تو مسرت بھی لے گئے
نازک زمانہ۔ اس پہ ہے عالم شباب کا

ارمان دل میں رہ گئے اور دل ہے بجھ گیا
امید میری ہے تو ہے جلوہ حباب کا

راتوں کی نیند اڑ گئی۔ اور چین چھن گیا
آتا ہے دن تو وہ بھی ہے آتا عذاب کا

اپنے بھی چھوڑ کے مجھے یارب ہیں چل دیئے
کس بحرِ بے کسی میں ہے بندہ جناب کا

پردہ ہٹا کے رُخ سے تُو جلوہ دِکھا مجھے
اپنوں کے آگے فائدہ کیا ہے حجاب کا

دیتا نہیں ہے کیوں مجھے جو مانگتا ہوں میں
در بند کیجئے گا نہ رحمت کے باب کا

ڈوبا ہوا ہو تیری ستائش میں اے خدا
ہر لفظ جو کہ ہو مرے دل کی کتاب کا

آواز تیری گونجتی ہو سازِ روح میں
رستہ بتا رہی ہو رسالتمآب کا

ہر ایک سانس میرا ہو مجنون بنا ہوا
تیری ہر ایک لیلیٰ صفت۔ لاجواب کا

دل کی صدف میں میرے ہو موتی بنا رہا
ہر قطرہ جو کہ گرتا ہو میرے سحاب کا

پھیلے جہاں میں اس قدر اسلام کی ضیاء
ہو جائے زرد دیکھ کے رُخ آفتاب کا

دینِ قویم کے لئے فاروق کو چُن
پڑ جائے ہاتھ سر پہ تیرے انتخاب کا

(مرزا سیف اللہ خان فاروق)

## کیا اب تک آپ نے فاروق کا اپیل ملاحظہ نہیں فرمایا؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## بقیہ مضمون صفحہ ۱۰

**چہارم۔** اور قطع نظر اس کے اگر یہ بات مان بھی لی جائے۔ کہ خلافت مستلزم نبوت نہیں۔ تو اس سے یہ کہاں ثابت ہو گیا کہ خلافت منافی نبوت ہے۔ اے حضرات ذرا ہوش سنبھالئے۔ آپ کہاں سے کہاں چلے گئے۔ کیسے خوبی سے کہتے ہیں۔ کہ "یہ کہنا بجا ہو گا۔ کہ کوئی خلیفہ بھی نبی نہیں"۔ یہ آپ کے نزدیک بجا ہو گا۔ ہو۔ مجھے اس سے قطعاً کوئی سروکار نہیں۔ کہاں خلافت مستلزم نبوت نہیں۔ اور کہاں خلافت منافی نبوۃ ہو گئی۔ آخر یہ کونسا علم کلام ہے۔ کہ جو کچھ دل میں آیا۔ اندھا دھند لکھ مارا۔ جناب مولوی صاحب عقل و علم کو کیوں خیرباد کر دیا۔ ذرہ تو سوچا ہوتا۔ خیر امید کہ آئندہ احتیاط فرمائیں گے۔

**پنجم۔** آنجناب نے جو حدیث پیش کی ہے وہ سیاسی خلفاء کی نسبت ہے۔ تسو سہو کے صریح الفاظ موجود ہیں۔ آپ کو اس کے معنی نہ آتے تھے۔ تو کسی سے پوچھ لیتے۔ یا لغت کا ہی مطالعہ کر لیتے۔ کیوں اپنی پردہ دری کراتے ہیں۔ ذرا کان کھول کر سن لیجئے۔ ہم اس حدیث کے رو سے اس امت کے کسی بھی سیاسی خلیفہ کو ہرگز نبی تسلیم نہیں کرتے۔ اور نہ ہی ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سیاسی خلیفہ یقین کرتے ہیں۔ پس یہ حدیث نہ ہی تو آپ کی ذرہ بھر تائید کرتی ہے۔ اور نہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت سلبہ کو باطل ٹھہراتی ہے۔ آہ! کاش کچھ تو عقل و خرد سے کام لیا ہوتا۔ تا اس قدر آپ کے دلائل کا بودہ پن تو ظاہر نہ ہونے پاتا۔

**ششم۔** حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت استخلاف سے اپنی نبوۃ کے برحق ہونے کی ایک زبردست دلیل پیش کی ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔ فرمایا "اگر تمام خلفاء کو نبی کے نام سے پکارا جاتا تو امر ختم نبوۃ مشتبہ ہو جاتا۔ اور اگر کسی فرد کو بھی نبی کے نام سے نہ پکارا جاتا۔ تو عدم مشابہت کا اعتراض باقی رہتا۔ کیونکہ موسےٰ کے خلفاء نبی ہیں۔ پس حکمت الٰہی نے یہ تقاضا کیا۔ کہ پہلے بہت سے خلفاء کو برعائیت ختم نبوت بھیجا جائے۔ اور ان کا نام نبی نہ رکھا جاوے۔ اور یہ مرتبہ ان کو نہ دیا جاوے۔ تا ختم نبوۃ پر یہ نشان ہو۔ پھر آخری خلیفہ یعنے مسیح موعودؑ کو نبی کے نام سے پکارا جاوے تا خلافت کے امر میں دونوں سلسلوں کی مشابہت ثابت ہو جاوے"۔ (تذکرۃ الشہادتین ص۴۸) مزید تسلی کے لئے تذکرۃ الشہادتین ص۸۵ اور الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۹ کالم ۳ ملاحظہ فرما دیں۔

پس آیت استخلاف ہماری زبردست تائید کرتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نبی برحق ہونا لازمی اور ضروری ٹھہرا رہی ہے۔ کیونکہ جبکہ آنحضرت صلعم مثیل موسیٰ ہیں۔ اور سلسلہ محمدیہ مثیل سلسلہ موسویہ ہے۔ تو لازمی اور ضروری ہے کہ تکمیل مشابہت کے لئے جیسا کہ حوالہ محولہ بالا میں درج ہے۔ کم از کم آخری خلیفہ نبی ہو۔ ورنہ عدم مشابہت کا اعتراض باقی۔ اور کلام کا یہ فرمانا۔ کہ "کما استخلف الذین من قبلھم" بالکل باطل۔ کیونکہ پہلے خلفاء تو نبی اور یہ خلفاء سب کے سب غیر نبی۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غیر نبی ماننے سے قرآن شریف کی آیت استخلاف کا مخول اڑانا ہے۔ جس سے مومن کو اجتناب کرنا چاہیئے۔ (باقی آئندہ)

## پھر یاد دلاتا ہوں

جن نئے خریداران کے اسماء گرامی گذشتہ فاروق کے صفحہ اول پر شائع کئے گئے ہیں۔ ان کی خدمت میں پھر گذارش ہے کہ وہ اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا بوساطت بیت المال ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشیں۔ یا اطلاع دیں۔ کہ کب تک بھیجیں گے۔ ورنہ اس ہفتہ کے بعد ان کے نام وی پی جاری ہونگے۔ جن پر ۵ر زائد خرچ پڑے گا۔ مطلع رہیں۔ (مینیجر)

## تبلیغ رسالت

### مکمل دس جلد

احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ اشتہارات جو حضور نے ۱۸۷۸ء سے لیکر ۱۹۰۸ء یوم وصال تک بطور اتمام حجت وقتاً فوقتاً غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کے لئے شائع کئے وہ اس زمانہ میں بالکل نایاب ہو چکے ہیں۔ کیونکہ اشتہاروں کو کوئی شخص محفوظ نہیں کرتا۔ پڑھ کر پھینک دیتے یا پھاڑ دیتے ہیں۔ لیکن یہ اشتہارات ایسے نہیں۔ جیسے معمولی دوا فروشوں اور کتابوں وغیرہ کے تجارتی اشتہارات ہوتے ہیں۔ ان اشتہارات کے ذریعہ خدا کے مسیح جری اللہ فی حلل الانبیاء نے اپنی رسالت کی تبلیغ جس حد تک کی ہے۔ اس کی نظیر گذشتہ زمانوں میں نہیں ملتی۔ حضور نے جس تحدی اور قوت روحانی و ایمانی و یقینی سے حق کا پیغام دنیا کے ہر مذہب و ملت کو پہنچایا ہے۔ وہ اپنی آپ نظیر ہے۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق نے ان تمام اشتہارات کو لگاتار چودہ سال کی محنت سے تلاش کر کے بہم پہنچایا اور خدا کے فضل سے ان سب کو کتابی صورت میں محفوظ کر دیا۔ تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں اور ہمارے زمانہ کے اکثر احباب بھی ان سے محروم نہ رہیں۔ یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ کہ اس نے مجھے اس خزانہ کو اکٹھا کر کے محفوظ کر دینے کی توفیق بخشی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ اشتہارات دس جلدوں میں مکمل کر دیئے ہیں۔ مکمل جلدیں چند ہی باقی ہیں۔ شائقین جلد منگا لیں۔ ورنہ پھر ان کا ملنا محال ہو گا۔

دس جلدوں کی اصل قیمت ۱۰؍ ہے مگر رعایتی صرف ایک ماہ کے واسطے آٹھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے۔ بذریعہ وی پی پتہ ذیل سے طلب کریں:

**مینیجر فاروق قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)**

## کیا آپ کو فاروق سے کوئی ہمدردی نہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# پیغامی مشن

## ایک مبائع اور غیر مبائع کا تحریری مناظرہ

مندرجہ ذیل مناظرہ مابین مولوی ظفر احمدؓ صاحب صدیقی غیر مبائع اور مولوی محمد سعید صاحب سعدی مبائع گذشتہ سال ہوا تھا۔ مکرمی سعدی صاحب نے تین سوال لکھ کر مولوی ظفر احمد صاحب غیر مبائع کو دیئے تھے۔ جن کا جواب ۹/۳۴/۱۵ کو مولوی ظفر احمد صاحب نے تحریری سعدی صاحب کو بھیج دیا۔ سعدی صاحب نے ان کا جواب الجواب ۹/۳۴/۲۱ کو لکھکر بذریعہ ڈاک رجسٹرڈ بھجوا دیا۔ اس کے بعد آج تک غیر مبائع صاحب کی طرف سے کوئی تحریر جوابی نہیں آئی۔ انتظار بسیار کے بعد سعدی صاحب نے جانبین کی تحریریں فاروق میں شائع کرنے کو ارسال فرمائی ہیں۔ چونکہ یہ بحث نہایت دلچسپ اور نئے طرز پر ہے۔ لہذا ناظرین فاروق کی دلچسپی کے لئے باقساط فاروق میں شائع کی جائے گی۔ پہلے غیر مبائع صاحب کی تحریر میں سے ایک سوال کا کچھ حصہ اور اس کا جواب منجانب مولوی ظفر احمد صاحب غیر مبائع نقل کیا جائیگا۔ کیونکہ فاروق میں اس قدر گنجائش نہیں ہے۔ کہ سارا مضمون ایک بار ہی شائع ہو سکے۔ اس لئے ایک ایک حصہ سوال و جواب کا ناظرین فاروق تک پہنچتا رہے گا۔ (ایڈیٹر)

### صدیقی صاحب کا خط بنام سعدی صاحب

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کو یاد ہوگا۔ کہ ۹ ستمبر ۳۴ء بوقت شب میرا اور آپ کا دربارۂ نبوت مسیح موعودؑ تبادلہ خیالات ہوا تھا۔ بعد از اختتام مکالمہ آپ نے تین سوال برائے طلب جواب تحریر کرائے تھے۔ سو ان سوالات کا حل مختصر طور پر رقم کر کے ارسال خدمت کیا جاتا ہے امید ہے کہ آپ کی تشفی ہو جائے گی۔ اگر مزید ضرورت ہو تو پھر اس کا جواب لکھکر ارسال فرما دیں۔ اور اس معاملہ کو اس وقت تک نہ چھوڑیں جب تک فیصلہ نہ ہو جاوے۔ لازمی تاکید ہے۔

قبل ازیں کہ میں ان سوالات کے جوابات رقم کروں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے سوالات بھی لکھدوں۔ تا آپ کو جواب یا نفس مضمون پر غور کرنے میں کوئی دقت نہ ہو۔

**سوال نمبر ۱۔** قرآن شریف۔ وحی مسیح موعودؑ اور احادیث نبویہ میں حضرت مسیح موعودؑ کو کیا نام اور کیا منصب دیا گیا ہے؟

**سوال نمبر ۲۔** دنیا میں ایک نظیر بھی کوئی ایسی ہے کہ کلام الٰہی اس کو نبی کہے اور وہ نبی نہ ہو؟

**سوال نمبر ۳۔** آنحضرت صلعم کی ذاتی فیض رسانی سے محدثیت سے بڑھ کر نبوت مل سکتی ہے یا نہیں۔ اگر مل سکتی ہے۔ تو کوئی جھگڑا نہیں۔ اور اگر نہیں مل سکتی تو آنحضرت صلعم اور دیگر انبیاء کے افاضہ روحانی میں کیا فرق ہے؟

### اما الجواب

۱۔ قرآن مجید میں مسیح موعود علیہ السلام کو خلیفہ کہا گیا ہے۔ پس اس لحاظ سے آپؑ کا منصب یہی ہوا نہ کوئی اور۔ میں اس آیت کو بھی یہاں درج کر دیتا ہوں۔ قولہ تعالیٰ۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحٰت لیستخلفنھم کما استخلف الذین من قبلھم (سورۂ نور پ۱۸)

یعنے تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے وعدہ کرتا ہے۔ کہ انہیں زمین میں خلیفہ بناؤں گا۔ جیسا کہ پہلے لوگ خلفاء بنائے گئے۔ اور اس آیت سے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی خلافت حقہ کا استنباط کیا ہے۔ اور اسے دلیل دعویٰ ٹھہرا کر اس پر نہایت سیر کن مضمون رقم فرمایا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھو شہادۃ القرآن مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور یہ امر واضح ہے کہ خلافت مستلزم نبوت نہیں یعنی ہر خلیفہ نبی نہیں۔ بلکہ یہ کہنا ہی بجا ہے کہ کوئی خلیفہ نبی نہیں۔ چنانچہ میرے ان الفاظ کی تائید حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کانت بنوا اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء (بخاری)

یعنے بنی اسرائیل کی راہنمائی نبی کرتے تھے۔ جب ایک نبی فوت ہو جاتا تو دوسرا اس کا جانشین ہوتا اور میرے بعد نبی نہیں۔ اور خلفاء ہوں گے۔ اب یہ امر ظاہر ہے۔ کہ اس حدیث میں ایک چیز سے انکار اور دوسری کا اثبات ہے۔ شئے منکر نبوت اور شئے مثبت خلافت ہے۔ پس اس سے صاف ثابت ہو گیا۔ کہ خلافت نبوت نہیں۔ ورنہ محال لازم آتا ہے۔ جو عند العقلاء باطل ہے تو قرآن مجید دعویٰ خلافت کا مثبت ہے نہ نبوت کا۔

(خاکسار ظفر احمدؓ صدیقی)

### جواب الجواب از سعدی صاحب

بخدمت جناب مولوی ظفر احمدؓ صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آنجناب کا ملفوف ۱۵ ستمبر ۱۹۳۴ء کو ملا۔ نہایت

کیا آپ احمدیہ پریس کی مضبوطی کے خواہاں نہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غور سے اس کو مطالعہ کیا۔ لیکن افسوس اور صد افسوس کہ آنجناب ..... میرے سوالات کو قطعاً حل نہ کر سکے۔ سوال از آسمان جواب از ریسمان کا سا معاملہ ہے۔ بہرحال جو کچھ آنجناب نے لکھا ہے۔ اس کا مختصر جواب ذیل میں دیتا ہوں۔ خدا کرے۔ کہ یہ ہدایت کا موجب ہو۔ آمین یارب العالمین۔

(۱)

آپ نے میرے سوال کی پہلی شق (قرآن شریف میں حضرت مسیح موعودؑ کا کیا اصلی نام اور منصب پیش کیا گیا ہے) کا جواب یہ دیا ہے۔ کہ قرآن شریف میں حضرت مسیح موعود کو بموجب آیت استخلاف خلیفہ قرار دیا گیا ہے۔ نہ کچھ اور۔ اور "خلیفہ" کے متعلق آپ تحریر فرماتے ہیں۔ یہ امر واضح ہے کہ خلافت مستلزم نبوۃ نہیں یعنی ہر خلیفہ نبی نہیں بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا۔ کہ کوئی خلیفہ بھی نبی نہیں۔" اس کی تائید میں آپ نے ایک حدیث پیش کی ہے۔ جس کا لب لباب آنجناب نے یہ قرار دیا ہے۔ کہ انبیاء بنی اسرائیل کی خلافت میں نبی ہوا کرتے تھے۔ لیکن آنحضرت صلعم کی خلافت میں نبی نہیں بلکہ خلفاء ہوں گے۔ یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود قرآن کے رو سے خلیفہ ہیں۔ نبی نہیں۔ اب مختصراً اس کا جواب یہ ہے۔

**اوّل** یہ بات ہی سرے سے غلط ہے کہ قرآن شریف میں حضرت مسیح موعود کو صرف خلیفہ قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ آپ کو صریح اور صاف الفاظ میں نبی اور رسول کر کے بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

(الف) ھوالذی ارسل رسولہٗ بالھدیٰ الخ

یہ آیت مسیح موعودؑ کے حق میں ہے۔" (اشتہار منارۃ المسیح صفحہ ۲) یہ مجھے بتلایا گیا تھا۔ کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے۔ اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے۔ کہ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الخ (اعجاز احمدی صفحہ)

(ب) واٰخرین منھم لمّا یلحقوبھم

"یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ)

(ج) "وما کنّا معذبین حتّٰی نبعث رسولاً۔ پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے۔" تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ)

(د) مبشراً برسولٍ یاتی من بعدی اسمہٗ احمد۔ آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا (ازالہ اوہام صفحہ)

**نوٹ**۔ اسمہٗ احمدؐ والی پیشگوئی کا اصلی مصداق حضرت مسیح موعودؑ نے بیسیوں جگہ اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو اربعین ۳ صفحہ ۱۲۱۔ اعجاز المسیح صفحہ ۱۲۳۔ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۶ تا ۱۰۱)

ان مندرجہ بالا آیات میں صاف اور صریح حضرت مسیح موعود کو نبی اور رسول قرار دیا گیا۔ پس حضرت مسیح موعود کا اصلی نام نبی اور اصلی منصب نبوۃ بروئے قرآن شریف ثابت ہے۔ اس کے سوا اور جو کچھ ہے۔ وہ اس نام اور منصب کے ماتحت ہے۔ نہ کہ اس کے بالمقابل مخالف

(دوم) آیت استخلاف سے بلاشبہ حضرت مسیح موعودؑ نے استدلال فرمایا ہے۔ اور حق فرمایا ہے۔ لیکن اس آیت میں خاص مسیح موعودؑ کا الگ طور پر کوئی ذکر نہیں۔ اور میرا سوال خاص مسیح موعودؑ کے متعلق ہے اور یہ ایک ثابت شدہ امر ہے۔ کہ خاص مسیح موعود کا قرآن شریف میں جہاں ذکر ہے۔ (جیسا کہ مشتے از خروارے نمبر اول مذکورہ بالا میں مختصراً بیان کر آیا ہوں) اس میں سوائے نبی اور رسول کے اور کوئی دوسرا نام نہیں۔ اگر ہے۔ تو آپ پیش کریں مجھے یقین ہے۔ کہ آپ قطعاً سوائے نبی اور رسول کے حضرت مسیح موعود کے حق میں اور کوئی دوسرا نام قرآن شریف سے ہرگز پیش نہ کر سکیں گے۔ خواہ کس قدر بھی کوشش کریں۔ اور جب کوئی دوسرا نام ہے ہی نہیں تو حضرت مسیح موعودؑ کا اصلی نام اور منصب بروئے قرآن شریف نبی اور رسول ہوا نہ کچھ اور۔ فتدبروا فتدبروا۔ فتدبروا۔

(سوئم) قرآن شریف سے کہیں ثابت نہیں۔ کہ خلافت مستلزم نبوۃ نہیں۔ بلکہ اس کے برخلاف ثابت ہے۔ حضرت آدمؑ کو قرآن شریف نے خلیفہ کہا۔ اور وہ نبی بھی تھے۔ حضرت داؤدؑ کو خلیفہ قرار دیا گیا۔ اور وہ لاریب نبی تھے۔ پس آپ کا یہ قانون خلیفۃ اللہ کی نسبت قطعاً صحیح نہیں ہو سکتا۔ ہاں خلیفۃ الرسول کی نسبت ممکن ہے۔ یعنی آپ اس کی نسبت کہہ سکتے ہیں۔ کہ لازمی نہیں۔ کہ وہ خلیفۃ الرسول نبی بھی ہو۔ ہاں یہ بھی لازمی نہیں۔ کہ وہ نبی نہ ہو۔ پس آپ کا یہ قانون۔ کہ خلافت مستلزم نبوۃ نہیں۔ خلفاء اللہ کی نسبت تو یقیناً غلط ہے۔ ہاں خلفاء رسول اللہ کی نسبت صحیح ہو سکتا ہے۔ اور مسیح موعودؑ چونکہ نہ صرف خلیفۃ الرسول ہی ہیں۔ بلکہ بجائے خود حضرت آدم اور حضرت داؤدؑ کی طرح خلیفۃ اللہ بھی ہیں۔ لہٰذا بحیثیت خلیفۃ اللہ ہونے کے وہ نبی برحق بھی ہیں۔ یہی تمام اکابرین امت نے مسیح موعود اور دوسرے خلفاء سلسلہ محمدیہ میں بیّن فرق بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو حجج الکرامہ صفحہ ۳۸۶)

" ملا علی قاری نے مشرف وردی میں کہا ہے۔ کہ حضرت مہدی کی حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ پر فضیلت کی یہ وجہ ہے۔ کہ ان کا نام تو آنحضرت صلعم نے خلیفۃ الرسول رکھا ہے۔ اور مہدی کا نام خلیفۃ اللہ ہے۔"

(بقیہ مضمون دیکھو صفحہ ۲ کالم اوّل)

## کیا آپ کو علم نہیں کہ احمدیہ پریس بہت کمزور ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# دیانندی مشن

## آریہ سماج کی وجے اور اس کے معنے

## خود کو بھولے اور خودی میں آگئے ❊ مُنہ بھی یوں آئے کہ مُنہ کی کھا گئے

دانا لوگوں نے یہ بالکل بجا اور درست فرمایا ہے کہ جب انسان کے بُرے دِن آتے ہیں۔ تو وہ سخت گمراہ بن جاتا ہے۔ جھوٹ کی نجاست پر منہ مارنا اس کا شیوہ ہو جاتا ہے۔ صداقت کو جھٹلانا اور ضلالت پر مرنا اس کی عادت ثانیہ بن جاتی ہے۔ شریفوں کی پگڑیاں اچھالنا اس کا کام رہ جاتا ہے۔ اور دنیا کو دھکا دینا اس کا دھرم بن جاتا ہے۔ مذکورہ بالا تمام باتیں آریہ سماج پر خوب چسپاں ہوتی ہیں۔ اور اس کی تازہ مثال شردھانند مہاشہ پریم چندر آریہ سیوک لاہور نے پیش کر دی ہے۔ آپ زیر عنوان "آریہ سماج کی وجے" آریہ ویر لاہور مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"رشی دیانند کی ترک شکنی کو دیکھ کر اسلام کو بھی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔"

**احمدی شرما۔** مہاشہ جی آپ نے یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ اسلام کو سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ آپ کا یہ دعوےٰ بے دلیل ہے۔ اگر آپ کے پاس صداقت سے لبریز کوئی دلیل ہے تو پیش کرو۔ ورنہ جھوٹ کو شیر مادر کی طرح جائز قرار نہ دو۔ چونکہ آپ کا دعویٰ بغیر دلیل کے ہے۔ لہذا خارج ہے۔ میں آپ کی آنکھیں کھولنے کے لئے آریہ لٹریچر سے یہ بتاتا ہوں۔ کہ اسلام کا ناکامی کا منہ دیکھنا تو کجا اسلام نے ایسی عظیم الشان ترقی حاصل کی ہے۔ کہ آپ کو بھی مجبوراً یہ ماننا پڑا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"جہاں احمدیوں نے آریہ سماج کے سدھانتوں پر زبردست نکتہ چینی کر کے جگہ جگہ پر آریہ سماج کے مخالف نکتہ چین پیدا کر دیئے ہیں۔ وہاں پر آریہ سماج نے اپنے سدھانتوں کی پشتی سے بالکل بے پرواہ رہ کر اپنے گورو کو کم کر لیا ہے۔ یہاں تک کہ اور لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ آریہ سماج کے سدھانت کمزور ہیں۔"

(آریہ گزٹ لاہور ۴ اپریل ۱۹۳۱ء صفحہ ۲ کالم ۲)

### اسلام نے ہندوؤں کے پاؤں اکھیڑ دیئے

ہم مشکل یہ ہے کہ انہیں (ہندوؤں) کو اپنے ہم وطنوں کی ایک جماعت کی طرف سے خطرہ ہے۔ اور وہ خطرہ اتنا عظیم ہے کہ اس کے نتیجے کے طور پر آریہ جاتی صفحۂ ہستی سے مٹ سکتی ہے۔ وہ خطرہ ہے تبلیغ و تنظیم کا۔ مسلمانوں کی ایک جماعت کی طرف سے یہ کام اس قدر تیزی سے ہو رہا ہے۔ کہ ہندوؤں کے پاؤں اکھڑ رہے ہیں۔ ان کی تعداد سال بسال کم ہو رہی ہے اور اگر اسے کسی طرح روکا نہ گیا۔ تو ایک وقت ایسا آسکتا ہے۔ جبکہ آریہ دھرم کا کوئی نام لیوا نہ رہے۔"

(پرتاپ لاہور ۳ دسمبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۲ کالم ۲)

مہاشہ جی آپ بڑی خوشی سے اپنے دل کی آنکھیں کھول کر ان دو شہادتوں کو غور سے پڑھیں۔ پھر آپ کو خود بخود یہ معلوم ہو جائیگا۔ کہ اسلام نے ناکامی کا مُنہ دیکھا ہے۔ یا آریہ سماج بستر مرگ پر پڑا ایڑیاں رگڑ رہا ہے۔

---

**مہاشہ جی!** آپ غلام احمد قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی تحریرات اس بات کی شاہد ہیں۔ کہ اسلام نے آریہ سماج اور ہندو دھرم پر بلا وجہ حملہ کی ابتدا کی۔

**احمدی شرما۔** مہاشہ جی! آپ کی تحریر پڑھکر یہ صاف ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے لیڈر اور اہل قلم جھوٹ بولنا شیر مادر کی طرح جائز سمجھتے ہیں۔ آریوں سے تہذیب اور شرافت کی امید رکھنا گویا سمندر میں گھوڑا دوڑانا اور خشکی پر کشتی چلانا ہے مہاشہ جی آخر انسان ہو۔ کچھ تو شرم و حیا سے کام لو۔ دنیا کو دھوکہ دیکر کیوں انسانیت کے لئے باعث ننگ و عار بنتے ہو۔ حضرت مسیح قادیانی یوگیشور اج کرشن ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہندو دھرم یا آریہ سماج پر بلا وجہ جائز اور شریفانہ نکتہ چینی کر کے آریہ سماج کو موت کے مُنہ میں نہیں دیا۔ بلکہ تمہارے دیانند کی سخت کلامی اور کھلی گالیوں سے دُکھی ہو کر آریہ دھرم کی اصلیت کو ظاہر کر دیا ہے۔ اگر میرے اس بیان پر شک ہو۔ تو اپنے آریہ سماجی بھائی کی شہادت سے فائدہ اٹھاؤ۔ جو یہ ہے۔

"رشی دیانند اور منشی اندرمن کے زبردست اعتراضات کی تاب نہ لاکر مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے احمدیہ تحریک کو جاری کیا۔ احمدیہ تحریک کا زیادہ تر حلقۂ کار مسلمانوں کے درمیان رہا ہے۔ اس جماعت کے کام نے مسلمانوں کے اندر حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ اسی تحریک نے

---

## کیا آپ تمام دنیا میں تبلیغ پہنچانے کے ذمہ وار نہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا کر دیا ہے آج مسلمان ہندوؤں کے مقابلہ پر متحد ہیں۔ سنی۔ شیعہ۔ قادیانی۔ اہل حدیث۔ وہابی۔ آغا خانی سب متحد ہیں۔ آج مسلمان ایک طاقت ہیں۔ اب آریہ سماج کی طرف آؤ۔ اس کا کام زیادہ تر ہندوؤں میں رہا ہے۔ لیکن آج ہندوؤں کی حالت دیکھو۔ مسلمان قرآن کے گرد جمع ہو گئے ہاں آریہ سماج ہندوؤں کو کسی ایک نقطہ پر جمع نہ کر سکا۔ آریہ سماج کا پران وید ہے وید آریوں کا پرم پوتر گرنتھ ہے۔ اور اس کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ لیکن آریہ سماج ہندوؤں میں ۵۰ سال کام کرنے کے بعد بھی ان کو وید کے گرد جمع نہ کر سکا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہندو آج ایک بکھیری ہوئی طاقت ہیں۔ ان کا شیرازہ پراگندہ ہے وہ کسی بھی ایک نقطہ پر جمع نہیں ہو سکتے وہ ہر ایک کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ اور وہ اسی مردم شماری میں ۳۰ سے ۲۶ فیصدی رہ گئے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اگر یہی رفتار رہی۔ تو چالیس سال کے عرصہ میں پنجاب میں ایک بھی ہندو نظر نہ آئے گا۔ کیا کبھی سوچا بھی ہے۔ کہ کیوں ہندو وید کے گرد جمع نہیں ہو سکے۔ اس کا جواب صاف ہے۔ کہ آریہ سماج خود وید کی طرف کم توجہ دے رہا ہے۔ آریہ سماج میں اس وقت ایسے بھی آدمی پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کا وید پر وشواش نہیں رہا۔ آج تک ویدوں کا مستند ترجمہ ہم کسی زبان میں شائع نہیں کر سکے۔" (آریہ ویر لاہور ۱۹ اگست ۱۹۳۱ء صفحہ ۶)

مہاشہ جی آنکھوں سے تعصب کی پٹی اتار کر اس آریہ سماجی لیکھ پر غور کرو۔ پھر سوچو اور سوچ کر اس کو اپنے دل میں جگہ دو۔ بس یہی میری نصیحت ہے۔

---

**مہاشہ جی!** "اب اس کے بعد قادیانی جماعت اور اسلام کے پاس کوئی ایسا مباحث نہیں رہا جو ترک اور دلیل سے اسلام کی صداقت کو واضح کر سکے"

**احمدی شرما۔** مہاشہ جی۔ آپ کو یہ لکھتے ہوئے ذرہ بھی شرم اور حیا نہ پیدا ہوئی۔ آپ کی تحریر سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کو سچائی سے سخت بیر ہے۔ اور ظلمت پر آپ شیدا ہیں۔ آپ کا یہ فرض تھا۔ کہ آپ اس دعویٰ پر کوئی دلیل لاتے۔ مہاشہ جی سنو اور سن کر اپنے سر کو دھنو۔ مسلمانوں کے بے شمار فرقوں میں سے ایک فرقہ احمدیہ اور اس فرقہ کے بھی ایک حصے یعنی قادیانیوں کی طرف سے اس وقت ایک درجن کے قریب اخبار اور رسالے نکل رہے ہیں۔ جن میں آئے دن آریہ سماج۔ ویدک دھرم بھگوان دیانند اور آریہ سبھیتا پر سخت سے سخت حملے کئے جاتے ہیں۔

آئے دن ویدک سدھانتوں کے خلاف کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ جن کی وہ اشاعت بھی خوب کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں کوئی جواب دینے والا نہیں۔ مرزائی لوگ ہمارے گرنتھوں کی کھوج میں لگے رہتے ہیں۔ اگر کسی کو کوئی اعتراض سوجھتا ہے۔ یا اپنے سدھانتوں کے خلاف کسی اعتراض کا جواب سوجھتا ہے تو وہ فوراً اپنے ہم مذہبوں کو مطلع کر دیتا ہے۔ مجھے ایک مرزائی بھائی نے یہاں تک کہا۔ کہ آریہ سماجی تو ویدوں کا ترجمہ کر چکے اب ہمارے ودوان اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کے کئی سرکردہ علما محض اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ وہ دیگر مذاہب خصوصاً آریہ سماج کی مسلمہ کتب کا مطالعہ کریں۔ اور ان پر جو سخت سے سخت اعتراض کر سکتے ہیں۔ انہیں تیار کریں۔ جنہیں پھر وہ اپنے مناظرین اور واعظین کے پاس بھیج دیتے ہیں۔ اور وہ وقت ضرورت ان کا پورا استعمال کرتے ہیں اس کے علاوہ ان کے کئی علماء اپنے مذہب کے خلاف دیگر مذاہب کی شائع کردہ کتب کا مطالعہ کرنے اور ان کا جواب لکھنے میں معروف رہتے ہیں۔ یہ چند کام جن کا میں نے محض مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر ذکر کیا ہے۔ منظم طریق پر ہو رہے ہیں لیکن ان کے افراد بھی اپنے مطالعہ کو وسیع کرنے اور اپنے آپ کو اپنے دین کی تبلیغ کے لئے بہتر سے بہتر بنانے میں مصروف رہتے ہیں مرزائیوں میں ایسے اصحاب کی تعداد روز افزوں ہو رہی ہے۔" (آریہ ویر لاہور ۱۴ دسمبر ۱۹۳۰ء صفحہ ۳)

---

اُمید ہے کہ مہاشہ جی میری اس خدمت کو قبول فرما کر شکریہ کا موقعہ دینگے۔ اور آئندہ کے لئے محتاط بن کر دعویٰ بے دلیل کو پیش کر کے ذلت اور رسوائی کا سامان پیدا کر کے جگ ہنسائی نہ کرائیں گے۔ مگر قبول افتد زہے عز و شرف ؎

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کر نا خدا کو دیکھ کر

**خاکسار۔** آریہ سماج کا دیرینہ سیوک فتح محمد احمدی شرما از کراچی)

---

**سہ بارہ یاد دہانی** جن خریداران کے بقایا چندہ کی فہرست اور جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ ان کے اسماء فاروق میں شائع ہو چکی ہے۔ اب ان کے نام وی پی ارسال کئے جاوینگے۔

(منیجر فاروق)

---

## کیا فاروق کے ذریعہ سلسلہ کی تبلیغ نہیں ہوتی؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ثنائی مشن

مولوی ثناء اللہ صاحب امرت سری نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۴ر فروری میں انجمن حمایت اسلام کے اُس فیصلہ کے متعلق جو اُس نے حال میں انجمن اشاعت اسلام لاہور کے آدمیوں کو اپنی انجمن کی ممبری سے خارج کرنے کا کیا ہے۔ مندرجہ ذیل نوٹ بعنوان "انجمن حمایت اسلام اور مرزائیت" لکھا ہے۔ جو اہل پیغام کے لئے سبق آموز اور حمایت اسلام کے لئے قابل توجہ ہے۔ ایڈیٹر اہلحدیث فرماتے ہیں۔ کہ

"کچھ دنوں سے ممبران انجمن مذکور نے تحریک اُٹھائی ہے۔ کہ اس انجمن کو مرزائیت کے عنصر سے صاف کیا جائے۔ یعنی کوئی مرزائی انجمن کا ممبر نہ رہ سکے۔

لاہوری جماعت مرزائیہ نے سارے عیوب قادیانی پارٹی کے سر تھوپ کر اپنے آپ کو پاک صاف بتایا۔ اس پر انجمن کی طرف سے جماعت کے امیر پر چند سوالات پیش ہوئے مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے بحیثیت امیر جماعت مذکورہ سوالوں کے جوابات دیئے ہیں۔ جوابات کیا ہیں۔ اخفائے حق کی مکمل سعی ہے۔ مسئلہ نبوت مرزا کے متعلق تو اہل حدیث ۳۱ر جنوری سنہ رواں میں ہم لکھ چکے ہیں۔ آج مسئلہ اقتداء پر کچھ لکھتے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب پر سوال ہوا۔ جو مع جواب درج ذیل ہے۔

**سوال۔** کیا مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں یہ حکم دیا ہے۔ کہ سوائے اپنے اماموں کے کسی دوسرے کے پیچھے نماز نہ پڑھیں؟

**جواب۔** یہ حکم نہیں کہ کسی دوسرے مسلمان کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ البتہ یہ حکم ہے۔ کہ جو لوگ آپ کو کافر کہتے ہیں۔ یا دجال اور مفتری قرار دیتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔"

**اہلحدیث** اصل بات ہم بتاتے ہیں۔ اپنے لفظوں میں نہیں۔ بلکہ مرزا صاحب متوفی کے لفظوں میں۔ اس مضمون کا ایک سوال خود مرزا صاحب کے سامنے پیش ہوا تھا۔ سوال کرنے والا بھی کوئی غیر شخص نہ تھا۔ بلکہ ایسا شخص تھا۔ جو مرتے دم تک لاہوری جماعت کا رکن اعظم رہا ہے سوال کے اصل الفاظ ملاحظہ ہوں۔

"مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو خان محمد عجب خان صاحب آف زیدہ کے استفسار پر کہ بعض اوقات ایسے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ جو اس سلسلہ سے اجنبی اور ناواقف ہوتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں یا نہیں؟ (فتاوی احمدیہ ص۱۹)

**ناظرین!** غور کریں۔ کہ سوال میں لفظ (اجنبی) موجود ہے۔ جس کے معنے آپ لوگ جانتے ہیں۔ کہ ایسا شخص جو مرزا صاحب کے حق میں تصدیق یا تکذیب نہیں کرتا محض ناواقف ہے۔ ایسے شخص کے پیچھے بھی نماز پڑھنے سے مرزا صاحب نے منع کر دیا ہوا ہے۔ جس کے متعلق مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ ہو۔

**جواب میں مرزا صاحب نے فرمایا** اول تو کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں لوگ واقف نہ ہوں۔ اور جہاں ایسی صورت ہو کہ لوگ ہم سے اجنبی اور ناواقف ہوں تو ان کے سامنے اپنے سلسلہ کو پیش کر کے دیکھ لیا اگر تصدیق کریں۔ تو ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ ورنہ ہرگز نہیں۔ اکیلے پڑھ لو۔ خدا تعالیٰ اسوقت چاہتا ہے کہ ایک جماعت طیار کرے۔ پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھسنا جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے۔ منشاء الٰہی کی مخالفت ہے۔"

(فتاوی احمدیہ ص۱۹)

**حضرات!** مرزا صاحب کا یہ حوالہ دیکھ کر بتائیے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کا یہ کہنا کہ "احمدی یقیناً غیر احمدی کے پیچھے بھی نماز ادا کر سکتا ہے"

مرزا صاحب کی تعلیم کے سراسر مخالف اور محض دفع الوقتی ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب کا اپنا فتویٰ ہے۔ کہ مصدقین کے سوا کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

(حوالہ مذکور ص۱۹)

**نوٹ۔** ہمیں (اس بزرگ) مولوی محمد علی صاحب سے شکایت نہیں۔ بلکہ انجمن سے ہے۔ جس نے ان جوابات کو تنقید کے لئے کسی ماہر لٹریچر مرزا کے سامنے پیش نہیں کیا۔ اگر کر دیتی۔ تو ایسا غیر معقول فیصلہ نہ کرتی۔ جو مولوی محمد علی صاحب کی طرح دفع الوقتی پر مبنی ہے۔

کس قدر مقام حیرت ہے۔ کہ فرقہ کا بانی تو نماز میں اقتداء غیر سے نہ صرف منع کرے بلکہ اس کو منشاء الٰہی کے خلاف قرار دے۔ مگر پیروکار مولوی محمد علی جیسے امیر قوم اس سے انکار کر دیں۔ تو سوائے اس کے کیا کہا جائے ؎

زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز"

(اہلحدیث)

# عیسائی مشن

## خدا کے بیٹے کی اصلیت

عیسائی صاحبان مسیح ناصری کے ابن اللہ ہونے کے ثبوت میں اکثر یہ کہتے رہتے ہیں۔ کہ ہماری انجیل مقدس میں ہمارے یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کو اپنی ان الہامی کتابوں کا ابھی اچھی طرح سے مطالعہ نہیں۔

کیا آپ نے فاروق کی اپیل کا جواب اپنی شان کے مطابق دیدیا ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ انجیل مقدس میں خود ان کے یسوع مسیح فرماتے ہیں "اسی طرح تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے۔ تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے بڑائی کریں" (متی باب ۵ رکوع ۱۶) پھر دوسری جگہ فرماتے ہیں "اگر فقط تم اپنے بھائیوں ہی کو سلام کرو۔ تو کیا زیادہ کرتے ہو؟ کیا غیر قوموں کے لوگ بھی ایسا نہیں کرتے پس چاہیئے۔ کہ تم کامل ہو۔ جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے" (آیت ۴۷ و ۴۸)

اس سے معلوم ہوا۔ کہ یہ ایک انجیلی اصطلاح ہے۔ جو کہ مصنفین اناجیل نے استعمال کی ہے۔ اگر کہیں کہ نہیں۔ تو پھر آپ کو یہ ماننا ہوگا۔ کہ آپ کے خدا و مذیسوع مسیح نے ایک جگہ نہیں بلکہ کئی جگہ خدا کو سب عیسائیوں کا باپ بتا کر غلط بیانی کی ہے اور اگر سچ کہا ہے۔ تو پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی اس میں کونسی فضیلت ہے۔ جبکہ وہی خدا جو اس کا باپ ہوا۔ وہ اوروں کا بھی باپ ہے۔ مگر قرآن کریم میں یہ محاورہ و اصطلاح کہ خدا کو باپ کہا جاوے۔ شرک قرار دیا گیا ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جنہوں نے عیسائیوں کے کہنے پر عیسےٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مان لیا۔ اور قرآن کریم پر بالکل غور نہ کیا۔ ایسے لوگوں سے بعید نہیں۔ کہ وہ عیسائیوں کی اس دلیل کو بھی کہ انجیل میں مسیح کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ ایک دن ماننے لگ جائیں۔ اور قرآن مجید کی اس نص صریح لم یلد ولم یولد کو بھی بھول جائیں جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ خدا نہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا۔ وہ رب ہے سب کا نہ کہ اب ہے کسی کا۔

---

**فاروق کی اپیل کا جواب دیں** اگر آپنے ابتک فاروق کی اپیل کا جو تین دفعہ آپ کے سامنے پیش کی گئی ہے۔ جواب باصواب نہیں دیا۔ تو اب جواب عطا کریں۔ تاکہ آپ کا اسم گرامی شکریہ کے ساتھ لکھا جاوے۔

(ایڈیٹر)

# فضائل قرآن

## اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ط

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا!
پاک وہ جس سے یہہ انوار کا دریا نکلا!

---

قرآن مجید وہ اکمل اور اتم کتاب ہے جو دنیا کی تمام کتب پر فضیلت رکھتی ہے۔ روئے زمین پر اس جیسی کامل کتاب اور کوئی نہیں۔ یہ بے نظیر اور بے مثل کتاب ہے۔ جو کہ موجودہ زمانہ کی ہدائیت کے لئے خدا نے نازل فرمائی ہے۔ اگر اس وقت تمام دنیا میں کوئی ہدایت دینے والی کتاب ہے تو وہ یہی ہے۔ اس کے ذریعہ سے انسان صراط مستقیم پر چل کر بام ہدایت پر پہنچ سکتا ہے۔

---

اس اکمل اور اتم کتاب کی ایک فضیلت یہ ہے۔ کہ اس نے شروع ہی سے خدا کی تعلیم پیش کی ہے۔ باقی کتب میں یہ بات نظر نہیں آتی۔ وید کو دیکھو تو وہاں شروع میں اگنی کی پوجا کا ذکر ہے۔ انجیل کو دیکھتے ہیں۔ تو وہاں ابتداء میں یسوع کا نسب نامہ بیان ہے۔ لیکن جب قرآن مجید کو دیکھتے ہیں تو وہاں سب سے پہلے فرمایا ہے۔ کہ الحمد للہ رب العلمین۔ الرحمٰن الرحیم ط مالک یوم الدین۔ کہ تمام تعریفوں کا مستحق خدا تعالیٰ ہے۔ جو کہ دونوں جہانوں کا رب ہے اور وہ بے انتہاء کرم کرنے والا ہے۔ اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تو اس تعلیم سے ہی ایک حق کا متلاشی سمجھ سکتا ہے۔ کہ قرآن کریم ہی موجودہ الہامی کتاب ہے۔ اور اسی کے ذریعہ سے ہدایت مل سکتی ہے۔

---

**دوسری** فضیلت اس افضل الکتب کی یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس کو تمام دنیا کی ہدایت کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ اور کسی کتاب کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا۔ کہ وہ تمام دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجی گئی ہو۔ توریت ہے وہ حضرت موسےٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ جن کے متعلق آتا ہے۔ ورسولاً الیٰ بنی اسرائیل۔ کہ وہ صرف بنی اسرائیل کی طرف رسول تھے۔ تمام دنیا کی ہدایت کے لئے نہ تھے۔ انجیل ہے اس میں خود حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ کہ "میں بنی اسرائیل کی گم کردہ بھیڑوں کو جمع کرنے کے لئے آیا ہوں" وید ہیں۔ ان کے متعلق گو آریہ لوگوں کا یہ دعوےٰ ہے کہ یہ ساری دنیا کے لئے ہیں۔ اور یہ ابتداءِ دنیا سے ہیں۔ مگر اس دعویٰ کی صداقت پر کوئی قوی دلیل اور ثبوت نہیں پیش کر سکتے۔

---

اگر یہ ابتداءِ دنیا سے ہی ہوتے تو چاہیئے تھا۔ کہ پہلی قومیں بھی یہ دعویٰ کرتیں۔ کہ یہ تمام دنیا کی ہدایت کے لئے ہیں۔ لیکن یہ بات کہیں بھی ثابت نہیں ہوتی۔ اگر ثابت ہوتا ہے تو یہی کہ سوائے

کیا آپ کو فاروق کیلئے ایک خریدار دینا کچھ مشکل ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برہمنوں کے ویدوں پر اور کسی کا حق نہیں تھا۔ کہ وہ ان کو پڑھے یا سنے۔ اور اگر کوئی شودر ان کو سُن بھی لیتا۔ تو برہمن لوگ اس کے کان میں سکہ پگھلا کر اس کو بہرہ کر دیتے۔ لیکن قرآن مجید برخلاف ان کُتب کے علی الاعلان یہ دعویٰ کرتا ہے۔ کہ وہ ساری دنیا کے لئے شمع ہدایت بن کر آیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ان ھو الا ذکرٌ للعٰلمین۔ اور دوسری جگہ فرمایا ھدًی للنّاس کہ یہ قرآن مجید تمام دنیا کی ہدایت کے لئے ہے۔

---

**تیسری** فضیلت اس کلام پاک کی یہ ہے۔ کہ چونکہ یہ تمام دنیا کے لئے نور ہدایت ہے۔ لہٰذا اس کی اشاعت بھی تمام دنیا میں ہونی چاہیئے تھی۔ کیونکہ جو کتاب تمام دنیا کے لئے ہو۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس کی اشاعت بھی تمام دنیا میں ہو جاوے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ میں ہی بڑے بڑے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھ کر اس کی بہت ساری اشاعت کر دی تھی۔ والنّاس علٰے دین ملوکھم۔

پھر حضرت عثمان کے زمانہ تک تو اس مصفّا کلام کی اشاعت دنیا کے ہر ایک حصّہ میں ہو چکی تھی۔ تو چونکہ قرآن کریم تمام دنیا کے لئے ہے۔ لہٰذا اس کی اشاعت صحابہ کرام کے زمانہ میں ہی تمام دنیا میں ہو گئی تھی۔

لیکن وید جس کے متعلق آریہ لوگ تمام دنیا کی طرف ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ہندوستان میں اترے اور ابھی تک ان کی ہندوستان میں بھی پوری طرح اشاعت نہیں ہوئی۔

---

**چوتھی فضیلت**۔ اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت خود اپنے ذمّہ لی ہے۔ دنیا میں ہم یہ قانون دیکھتے ہیں۔ کہ جو چیزیں بھی تمام دنیا کے لئے ہیں۔ ان کی حفاظت خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ جیسے کہ سورج۔ چاند اور ستارے ہیں۔ چونکہ یہ تمام دنیا کے لئے ہیں۔ اس لئے ان کی حفاظت بھی خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کوئی انسان انکی حفاظت نہیں کر رہا۔

تو قرآن مجید بھی چونکہ تمام دنیا کی طرف بھیجا گیا ہے۔ اس لئے اس کی حفاظت کا بھی خدا تعالےٰ نے خود ہی بیڑا اٹھایا ہے جیسا کہ فرمایا۔ اِنّا نحن نزلنا الذکر وانا لہٗ لحٰفظون۔ کہ ہم نے اس کلام کو نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنیوالے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا اس مصفّا کلام کا محافظ بننا اس بات کی زبردست دلیل ہے۔ کہ یہ پاک کلام تمام دنیا کی ہدائیت کے لئے ہے کیونکہ جو چیزیں بھی تمام دنیا کے لئے ہوتی ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کی حفاظت خود فرماتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ محافظت صرف قرآن کریم کی ہی کی ہے۔ اور کسی کتاب کے متعلق یہ نہیں فرمایا۔ کہ ہم اس کی حفاظت کریں گے۔ اور واقعی اس نے اس کی حفاظت بھی ایسی کی ہے۔ کہ اگر دنیا میں خدا نخواستہ کوئی ایسا واقعہ ہو جاوے۔ کہ جس سے روئے زمین کی تمام کتب نابود و معدوم ہو جاویں۔ تو قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے۔ جو پھر بھی باقی رہے گی۔ کیونکہ یہ پاک کلام صرف کتب اور کاغذوں میں ہی محفوظ نہیں ہے۔ بلکہ لاکھوں انسانی سینوں میں محفوظ ہے۔ اور دنیا کے ہر حصہ میں اس کے حافظ موجود ہیں۔ غرض خدا تعالیٰ نے اپنے اس کلام کی ایسی حفاظت فرمائی ہے۔ کہ اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

---

پس قرآن مجید کا افضل الکتب ہونا ہر طریق سے واضح اور ثابت ہے۔ اور یہ بات بھی روشن اور ظاہر ہے۔ کہ موجودہ الہامی کتاب صرف قرآن مجید ہی ہے۔

یہ ایک زینہ ہے۔ جس کے ذریعہ سے انسان ہدایت اور معرفت کا چمکتا ہوا نور حاصل کر سکتا ہے۔ اور یہ ایک گنجینۂ اسرار ہے۔ جس میں روحانی علوم بھرے ہوئے ہیں۔ ہر ذی فہم اور بصارت رکھنے والے انسان کا فرض ہے۔ کہ ان میں غور و خوض کر کے ان علوم کو حاصل کرے۔ وباللہ التوفیق الا باللہ۔

وکل العلم فی القرآن لکن
تقاصر عنہ افہام الرّجال

(ملک عبداللہ خان متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

---


## امراض دندان کا مشہور و معروف پائیرس دواخانہ

جو دوست میٹھے۔ ٹھنڈے۔ خوشبودار منجن استعمال کر کے صرف مُنہ کے اندر کے حصّہ کو خوشبودار بنانا چاہتے ہیں۔ وہ میری دوائیاں منگوانے کی تکلیف نہ فرماویں۔ میری تین قسم کی دوائیاں جن کو بار بار کشتہ کر کے بڑی محنت اور جانفشانی سے بوٹیاں اور ان کی جڑھوں کو حاصل کیا ہے۔ اِن ادویات میں ملایا گیا ہے۔ یہ ادویات دانتوں کے خون۔ مسوڑوں کی پیپ منہ کی فاضلہ گندی بدبودار رطوبت کو ذائل کرتی ہیں۔ اور ان کا اثر مسوڑھوں کے اندر تک ہوتا ہے۔ جس سے وہ جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں۔ جو دانتوں کے درمیان مسوڑوں میں رہ کر گندہ مادہ پیدا کرتے رہتے ہیں۔ **پائیرس لوشن۔ پائیرس پوڈر۔ پائیرس کریم**۔ ان کی اجماعی قیمت باوجود اس قدر محنت کے بہت ہی کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ ہر احمدی بھائی فائدہ اُٹھا سکے۔ المعلن

راقم آکسار۔ فقیر احمد خادم احمدی ماہر امراض دندان (پائیرس دواخانہ جالندھر چھاؤنی پنجاب)


## کیا فاروق کی پیش کردہ تجویزیں قابل عمل نہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# شہنشاہ حاجن پنجم آنجہانی کی تدفین

## دعائے مغفرت!

لنڈن ۲۷ جنوری۔ آج برطانیہ کے باشندوں نے ملک معظم آنجہانی کے لئے کلیساؤں۔ سکولوں اور دیگر درسگاہوں اور جہازوں میں دعائے مغفرت کی۔ دس لاکھ انسانوں نے اس اجتماع میں شرکت کی۔ ویسٹ منسٹر ہال میں زبردست اجتماع ہوا۔ میلوں تک انسانوں کے سر ہی سر دکھائی دیتے تھے۔ ہر شخص سیاہ نشان لگائے ہوئے تھا۔ عورتوں نے گہرے سیاہ رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ تمام مردوں نے سیاہ نکٹائیاں لگائی ہوئی تھیں۔ ویسٹ منسٹر ہال تمام رات کھلا رہا۔

## تابوت شاہی کا جلوس!

لنڈن ۲۸ جنوری۔ ویسٹ منسٹر ہال میں جب وائٹریلیس کے اشارے پر ٹھیک پونے دس بجے ملک معظم آنجہانی کا جنازہ اٹھایا گیا۔ تو شہر میں مکمل سکوت طاری تھا۔ جس توپ گاڑی پر بادشاہ کا تابوت رکھا ہوا تھا۔ اسے ملاح چلا رہے تھے کیونکہ ملک معظم آنجہانی کو بحری زندگی سے بڑی دلچسپی تھی۔ اور وہ خود "ملاح بادشاہ" کے نام سے مشہور تھے۔ خواتین کے سوا تمام لوگ پیدل چل رہے تھے۔

جنازہ پورے احترام و اعزاز سے اٹھایا گیا۔ بینڈ بجانے والا دستہ۔ خانگی سواروں کا دستہ فضائی محکمہ کا دستہ۔ مستعمرات بحری افسر۔ مقامی فوج انڈین سروس۔ رائل ٹیگ کورز۔ پیدل فوج۔ توپخانہ کے افسر سب اپنے اعلےٰ اعلےٰ افسروں کے پیچھے چل رہے تھے۔

پیڈنگٹن کے سٹیشن پر پہنچ کر محافظ ملاح دستہ کے افسروں نے شاہی تابوت کو خاص کمرے میں رکھا اور شاہی خاندان کے افراد ٹرین میں بیٹھ کر ونڈسر کو روانہ ہو گئے۔ جب گاڑی دریائے ٹیمز کا پل عبور کر کے ونڈسر کے علاقہ میں داخل ہوئی۔ تو رائل ونڈ ماؤن میں ٹسیوپل کا گھنٹہ جو صرف بادشاہ کی وفات پر بجایا جاتا ہے۔ ایک سو ایک دفعہ بجایا گیا۔ سٹیشن سے ماتمی جلوس اس راستے سے گزرا جو بادشاہوں کے لئے مخصوص ہے۔ تمام راستہ میں باقاعدہ فوج استادہ تھی۔ علاوہ ازیں آکسفورڈ کیمبرج اور دوسرے سکولوں اور کالجوں کے تربیت یافتہ فوجی بھی موجود تھے۔

## بادشاہ کو سپرد خاک کرنے کا دردناک نظارہ

سینٹ جارج کے گرجا میں جب شاہ آنجہانی کو دفنانے لگے۔ تو سب سے پہلے شاہ ایڈورڈ ہشتم نے چاندی کا برتن لے کر تابوت پر مٹی ڈالی۔ اس کے بعد ایک نقیب نے ملک معظم آنجہانی کے خطابات سنائے۔ جب ماتمی جلوس گرجا کے مغربی دروازہ میں داخل ہوا۔ تو پادریوں نے ایک گیت گایا۔ شاہ ایڈورڈ ہشتم اور ملکہ میری تابوت کے سر کی طرف اور ارل مارشل لارڈ گارٹر پاؤں کی طرف دیگر ماتم گسار بادشاہ اور ملکہ کے عقب میں کھڑے تھے۔

گرجا کا حصہ مخصوص شاہی سپاہیوں اور غیر ملکی مزامنرواؤں سے بھرا ہوا تھا۔ گرجا کے وسط میں ایک ہزار معزز ماتم گسار کھڑے تھے۔ جنہیں خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ مذہبی رسوم کی ادائگی کے بعد تابوت کو ٹھیک ڈیڑھ بجے جبکہ تمام انگلستان میں دو منٹ کے لئے خاموشی چھا گئی تھی۔ مدفن میں اتار دیا گیا۔ ملک معظم شاہ ایڈورڈ ہشتم نے انتہائی رقت اور وفور جذبات کے ساتھ اپنے باپ کے تابوت پر مٹی ڈالی۔ جو فراگمور کے شاہی قبرستان سے لائی گئی تھی۔ اس کے بعد ملک معظم۔ ملکہ میری اور دوسرے لوگ لنڈن کو واپس آ گئے۔

## ہزاروں ماتم گسار زخمی ہو گئے

شاہ آنجہانی کے جنازہ کے ساتھ بے اندازہ ہجوم تھا۔ پانچ ہزار ڈاکٹروں۔ ایمبولینس کاروں اور تیس ایمبولینس گاڑیوں نے سات ہزار اشخاص کی طبی امداد کی جو عظیم الشان مجمع کے نتیجہ میں مجروح یا بے ہوش ہو گئے تھے۔ ۱۵۰۰ اشخاص کو جن کو شدید زخم پہنچے تھے ہسپتال پہنچایا گیا۔ جن میں سے ایک آدمی ہلاک ہو گیا۔

## بادشاہوں اور سفرا کی شرکت

شاہ آنجہانی کی تدفین میں شاہ ناروے۔ شاہ بلجیم۔ شاہ ڈنمارک۔ شاہ رومانیہ۔ شاہ بلغاریہ ملکہ رومانیہ۔ ولی عہد رومانیہ۔ ولی عہد ڈنمارک۔ ولی عہد سویڈن۔ بیگم ولی عہد سویڈن۔ پرنس جارج آف یونان۔ ولی عہد معہ شہزادہ فاروق۔ شہزادہ صالح آف البانیہ شہزادہ سیام دیگر متعدد شاہی خاندانوں کے افراد تمام غیر ملکی سفرا نے جن میں امریکہ ایران۔ افغانستان۔ آسٹریا۔ پولینڈ۔ سپین۔ ترکی عراق اور پرتگال کے سفراء قابل ذکر ہیں۔ شامل ہوئے۔ ہندوستان کی طرف سے سر بھوپندر ناتھ مترا۔ بائی کمشنر ہندوستان اور مہاراجہ آف دربھنگہ بھی شامل ہوئے۔ علاوہ ازیں سر شادی لال اور سر برہار کورٹ بٹلر نے بھی ہندوستان کی نمائندگی کی۔ ملکہ میری اور دیگر شاہی خاندانوں کی خواتین بند گاڑیوں میں تھیں۔ اور سب نے سیاہ پوشاک پہن رکھی تھی۔ بلکہ جس وقت سر جھکائے گزریں۔ تو منظر بہت رقت خیز ہو گیا۔ ۱۵۰۰ سے زیادہ ہار دنیا کے ہر ایک حصہ سے آئے تھے۔ جو بادشاہوں سے لے کر مزدوروں

---

## کیا آپ فاروق کی کسی تجویز کو بھی منظور نہیں کر سکتے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک نے بھیجے تھے۔ یہ ہار پیر کی صبح کو مڈسر پہنچ چکے تھے۔ اس کے بعد ایک صد ہار اور پہنچے۔ ان میں سے شاہ جاپان۔ شاہ اٹلی۔ شاہ حبشہ سابق قیصر جرمنی اور غیر ملکی حکومتوں کے ہار قابل ذکر ہیں۔

## ملکہ میری کا پیغام

لندن ۳۰ر جنوری برطانوی قوم کے افراد اور سلطنت برطانیہ کی رعایا کے نام ملکہ میری نے قصر بکنگھم سے ایک پیغام شائع کیا ہے۔ جس میں اس ہمدردی اور غمگساری کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔ جو رعایا نے شاہ آنجہانی کی وفات پر ملکہ سے ظاہر کی۔ اور امید ظاہر کی ہے کہ میں ملک و سلطنت کی آئندہ بھی حتی المقدور خدمت کرتی رہوں گی۔ جیسی کہ میں اپنی گزشتہ پچیس سالہ ازدواجی زندگی میں کرتی رہی ہوں۔ مجھے قوی امید ہے۔ کہ زمانہ مستقبل میں انقلابات کے باوجود آپ مجھے اپنے خیالوں اور اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ اب میں اپنے فرزند کو آپ کے لئے پیش کرتی ہوں۔ جس نے اس بھروسے پر عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی ہے۔ کہ آپ کی محبت اور وفاداری اسی طرح اس کے شامل حال رہے گی۔ جس طرح کہ اس کے والد کے ساتھ تھی۔

## قصر بکنگھم میں چھ بادشاہوں کا اجتماع

لندن ۳۰ر جنوری سہ شنبہ کی شام کو قصر بکنگھم میں ایک تاریخی نظارہ دیکھنے میں آیا۔ کیونکہ شاہ ایڈورڈ ہشتم نے رومانیہ ناروے۔ بلغاریہ۔ ڈنمارک اور بلجیم کے شاہان اور جمہوریت فرانس کے صدر کے اعزاز میں جو ملک معظم کی تدفین کے سلسلہ میں وارد لندن ہوئے ایک خاص دعوت دی۔ ملکہ معظمہ نے ملکہ ناروے اور برطانوی شاہی خاندان کی دوسری خواتین کے ساتھ کھانا کھایا۔

## تدفین کے بعد حالات معمول پر آگئے

لندن ۳۰ر جنوری۔ ملک معظم آنجہانی کی تدفین کے بعد کاروبار معمول پر آگیا۔ جھنڈوں کو پورا بلند کر دیا گیا۔ اگرچہ اب بھی بہت سے اشخاص نے ماتمی لباس پہنا ہوا ہے۔ مگر رقص و موسیقی اور براڈ کاسٹنگ دوبارہ شروع ہو گیا ہے۔ ملکہ میری خاموشی سے قصر بکنگھم میں اپنے ایام بسر کر رہی ہیں۔

## ہندوستان میں ماتم

۲۸ر جنوری کو یعنی بادشاہ کی تدفین کے روز ہندوستان کے اکثر شہروں میں ماتم منایا گیا۔ گرجوں میں بادشاہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ جگہ جگہ سے ہڑتال اور جلسوں کے انعقاد کی خبریں آئی ہیں۔

## بیرونی ممالک میں ماتم!

برطانی سلطنت کے باہر بھی بے شمار مقامات پر ملک معظم آنجہانی کا ماتم منایا گیا۔ روم۔ برلن۔ کوپن ہیگن عدیس ابابا وغیرہ سے ماتمی اجتماعات کی خبریں آرہی ہیں۔

# نئے بادشاہ ایڈورڈ ہشتم کے حالات

نئے بادشاہ ایڈورڈ ہشتم (شہزادہ ویلز) ۲۳ر جون ۱۸۹۴ء کو وائٹ لاج پارک رچمنڈ میں پیدا ہوئے۔ ۱۷ر جولائی ۱۸۹۴ء کو اس وقت کے لاٹ پادری نے بپتسمہ دیا۔ ۱۹۰۲ء میں تعلیم کے لئے مسٹر ایچ۔ پی ہنیل آپ کے اتالیق مقرر ہوئے۔ جنہوں نے ان کو ۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم شروع ہونے تک تعلیم دی۔

اپنے والد کی طرح شہزادہ ویلز نے بحری بیڑے میں تربیت حاصل کی۔ ۱۹۰۲ء سے ۱۹۰۸ء تک ان کو سینیئر سروس کے لئے تیار کیا گیا۔ اس کے بعد شاہی بحری کالج میں داخل ہوئے۔ جون ۱۹۱۱ء میں بحری تعلیم حاصل کر چکنے کے بعد ان کو نائٹ آف گربٹر کا خطاب دیا گیا۔ اور ۳ر جولائی ۱۹۱۱ء کو ان کو شہزادہ ویلز بنایا گیا۔

اکتوبر ۱۹۱۲ء میں میگڈلن کالج آکسفورڈ میں داخل ہوئے۔ تعلیم حاصل کی۔

آکسفورڈ کالج میں پنڈت جواہر لعل نہرو کے ساتھ تعلیم حاصل کی ہے۔ دونوں گہرے دوست ہیں

اپنی تعطیلات کو یورپ کے دورہ میں گزارا۔ دورہ فوج جرمنی گئے۔ ڈنمارک اور روس کا بھی دورہ کیا۔ ۱۹۱۴ء میں آپ کی تعلیم کا زمانہ ختم ہو گیا۔

اس وقت جنگ عظیم شروع ہو گئی۔ ۱۱ر اگست کو فوج میں بھرتی ہو گئے۔ نومبر ۱۹۱۴ء میں آپ کو فرانس میں سرجان فرینچ کا اے۔ ڈی کیمپ مقرر کیا گیا۔ فرانس میں ڈیڑھ سال تک زبردست خدمات انجام دیں۔ ۱۹۱۶ء میں آپ کو بحیرۂ روم کی مہم میں بھرتی کیا گیا۔

آپ مختلف ممالک میں زبردست فوجی خدمات کرنے کے بعد فروری ۱۹۱۹ء کے آخر میں انگلینڈ واپس آئے۔ اور بہت سے کام اپنے ذمہ لئے

## نوآبادیات کا دورہ

۱۵ر اگست ۱۹۱۹ء کو نوآبادیات کے دورہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کا دورہ کیا۔ پھر آسٹریلیا گئے۔

## ہندوستان کا دورہ

اکتوبر ۱۹۲۱ء کو آپ ہندوستان کے دورہ کے لئے آئے۔ شہزادہ ویلز ہندوستان میں ایسے وقت پر آئے۔ جب کہ جنگ عظیم ختم ہونے

**اُمید ہے۔ کہ آپ ضرور فاروق کی اپیل پر توجہ فرمائیں گے!**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر ہندوستان میں تحریک سول نافرمانی۔ تحریک خلافت۔ بنگال میں تحریک دہشت انگیزی اور چینی بہت زوروں پر تھی۔ کانگرس نے شہزادہ ویلز کے دورہ کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ چنانچہ ان کی آمد پر شہر بمبئی میں ہڑتال منائی گئی۔ سیاہ جھنڈوں کا مظاہرہ کیا گیا۔ کلکتہ اور دیگر شہروں میں بھی اسی قسم کے مظاہرے کئے گئے۔

بمبئی میں بلوہ ہو گیا۔ جس میں بہت سے آدمی ہلاک ہوئے۔ بہت سی روکاوٹوں کے باوجود بھی انہوں نے ہندوستان کے باشندگان سے براہ راست ملنے کی کوشش کی۔ جنوبی ہند میں خاص واقعہ پیش آیا۔ جب کہ ہریجنوں سے ہاتھ ملایا۔

اس کے بعد ڈیوک گلوسٹر کے ہمراہ ۱۵ فریقہ کے دورہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ ۱۹۲۸ء میں ہوائی جہاز سے سفر کیا۔ اور بذریعہ ہوائی جہاز رہ وہ کیوبا۔ جمینکا، جائل وغیرہ ملکوں کو گئے۔

دو لاکھ میل کا سفر کیا۔ جن ملکوں کا دورہ کیا۔ ان میں مندرجہ ذیل شامل ہیں۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا نیوزی لینڈ، ہندوستان سیلون۔ مالٹا۔ جنوبی افریقہ۔ برطانی مشرقی افریقہ۔ کینیا۔ روڈیشیا۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ۔ ارجنٹائن۔ پاٹلی۔ اراگوئے پیرو لیویا۔ برازیل۔ برٹش گائنا۔ عدن اور لونگ۔ اس کے علاوہ آپ نے تمام یورپین ملکوں کا بھی دورہ کیا۔

(ماخوذ)

---

# بجلی کے صدمہ سے حادثات کا انسداد

## بجلی کی تاروں کے نزدیک پتنگ اڑانا خطرناک ہے

حال کا واقعہ ہے۔ کہ جالندھر شہر میں ایک لڑکا پتنگ اڑا رہا تھا۔ کہ پتنگ کی ڈور بجلی کے تار سے چھو گئی۔ اور لڑکے کا جسم برقی رو سے جا بجا جھلس گیا۔ اور وہ آخر بے ہوش ہو گیا۔ اور اس صدمہ سے جانبر نہ ہو سکا۔ جس دن یہ واقعہ ہوا زمین بارش سے بھیگی ہوئی تھی۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ پتنگ کی ڈور زمین پر لگنے سے گیلی ہو گئی تھی۔ اس حادثہ سے نہایت نمایاں طور پر ظاہر ہو گیا۔ کہ بجلی کی تاروں کے قریب پتنگ اڑانا کس قدر خطرناک ہے۔ عوام کو متنبہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بجلی کی تاروں کے نزدیک پتنگ نہ اڑائیں۔ فی الحقیقت نہایت احتیاط کے باوجود یہ معلوم کرنا محال ہوتا ہے۔ کہ ڈور واقعی گیلی تو نہیں۔ امید ہے کہ سکولوں کے استاد اور استانیاں اپنے شاگردوں کو بجلی کے تاروں کے قریب پتنگ اڑانے کے خطرناک نتائج سے آگاہ کر دینگے۔ (سرکاری اطلاع)

---

# صدر مجلس احرار ملّا عبدالرحمٰن

## نتیجہ کلاں کی دروغبیانی اور اس کا حشر

خدا کی شان تو دیکھو کہ کلچڑی گنجی!
حضور بلبل بستاں کرے نوا سنجی!

ہمارے مضامین متعلقہ منظوری چیلنج مندرجہ اخبارات الفضل و فاروق نے صدر مجلس احرار ملّا عبدالرحمٰن پر خوف طاری کر دیا ہے۔ وہ ایک مرتبہ بھولے سے چیلنج کا نام تو لے ہی بیٹھے تھے۔ مگر ہمارے بار بار اعلان منظوری نے آپ کا وہ حشر کیا۔ جو کہ کاذبوں کا ہوا کرتا ہے۔ ہماری طرف سے اعلان پر اعلان شائع کیا گیا۔ کہ آپ کا چیلنج منظور ہے۔ آپ انعامی رقم کسی بنک میں جمع کرا دیویں۔ اور اس انعامی رقم کے جمع کروانے کے لئے آج تک کئی مرتبہ اعلان شائع ہو چکا ہے

پہلی دفعہ تو ہمارے محترم سکرٹری تبلیغ قریشی نورا حمد صاحب نے ۲۵ دسمبر ۳۵ء تک میعاد مقرر کی تھی۔ مگر چونکہ میعاد مقررہ گذر جانے کے بعد بھی بہت انتظار کی۔ لیکن آخر خاموشی کے سوا صدر صاحب ملّا عبدالرحمٰن کا کوئی قدم نہ اٹھتا دیکھ کر پھر ہم نے بذریعہ اخبار فاروق ۱۴ جنوری ۳۶ء اعلان کرا دیا۔ کہ صدر صاحب ۱۷ جنوری ۳۶ء تک انعامی رقم کسی بنک میں جمع کروا کر بذریعہ اخبار اعلان کر دو۔ اور ہم سے نو مبائعین کا ثبوت لے لو۔ مگر صدر صاحب نے آج تک اس طرف رُخ بھی نہیں کیا۔ حتیٰ کہ تاریخ مقررہ بھی گذر گئی۔ اب ملّا عبدالرحمٰن صاحب اپنی جان چھڑانے کی خاطر کئی قسم کے مکر و فریب اور بہتان اور طرح طرح کے جھوٹ بنانے میں کوشاں ہیں۔ اور اپنی صریح کذب بیانی کا اعتراف کر رہے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ ؎

"صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں"

---

کیا اب ان کی اس روپوشی اور روسیاہی سے عیاں طور پر واضح نہیں ہوتا۔ کہ ملّاں صاحب اپنے کئے پر نادم ہیں۔ اور اپنی جان چھڑاتے ہیں سو میں واضح طور پر ملّا صاحب کو کہتا ہوں۔ کہ ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے کئی اور جھوٹ نہ بولیں کیا تم اس لئے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرتے ہو۔ کہ تمہاری یہ سیاہ کاری پوشیدہ ہو سکے۔ مگر ملّا صاحب خوب یاد رکھو۔ کہ ہم آپ کی مکاری و فریب کاری سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔ اب میں مقررہ میعاد مورخہ ۱۷ جنوری ۳۶ء کے قریب ایک ماہ سے زیادہ گذر جانے کے بعد آپ ہی سے پوچھتا ہوں۔ کہ اب بھی تم کو اپنے اکذب ہونے میں کوئی شک باقی ہے؟ فلعنۃ اللہ علی الکاذبین

نیازمند
محمد اسد اللہ سکرٹری جماعت احمدیہ نتیجہ کلاں

---

# کیا آپ اپنے پریس کو مضبوط کرنے کی توجہ نہیں کرتے؟